



سوال

(298) کیا فرض نماز کی اقامت کے بعد نوافل جائز ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب نمازی نے نفل نماز شروع کر رکھی ہو اور فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے اور آپ نے نفل نماز شروع کر رکھی ہو تو بعض اہل علم کا قول ہے کہ آپ پر واجب ہے کہ آپ فوراً نماز کو توڑ دیں، خواہ آخری تشہد ہی میں کیوں نہ ہوں۔ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ آپ نماز نہ توڑیں الا یہ کہ یہ اندیشہ ہو کہ امام آپ کے تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے سلام پھیر دے گا۔ یہ دونوں قول متعارض ہیں، یعنی ایک قول یہ ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو آپ نفل نماز فوراً توڑ دیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ نماز کو جاری رکھیں اور اسے نہ توڑیں الا یہ کہ خدشہ ہو کہ آپ کے تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے امام سلام پھیر دے گا۔ میرے نزدیک اس سلسلہ میں معتدل قول یہ ہے کہ جب اقامت ہو جائے اور آپ دوسری رکعت میں ہوں تو اس رکعت کو خفیض سے انداز میں مکمل کریں اور اگر آپ ابھی پہلی رکعت ہی میں ہوں، تو نماز توڑ دیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنْ الصَّلَاةِ فَهَذَا أَدْرَكَ الصَّلَاةَ» (صحیح البخاری، المواقیف، باب من ادرك من الصلاة ركعة، ح: ۵۸۰ و صحیح مسلم، المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة، ح: ۶۰۶)

”جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کو پایا۔“

اگر آپ نے اقامت سے پہلے ایک رکعت پڑھی ہے تو آپ نے اسے ممانعت سے قبل پڑھا ہے، اس بنیاد پر آپ نے نماز کو پایا اور ساری نماز غیر ممنوع کے ضمن میں شامل ہوگئی، یعنی ممانعت کی ذیل میں نہیں آئی، لہذا آپ اسے مکمل کریں لیکن خفیض طور پر کیونکہ فرض نماز کے ایک جز کو پایا نفل کے ایک جز کے پالینے سے بہتر ہے۔ (1)

اور اگر آپ پہلی رکعت میں ہوں تو آپ نے اتنا وقت نہیں پایا، جس میں آپ نماز کو پالینے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنْ الصَّلَاةِ فَهَذَا أَدْرَكَ الصَّلَاةَ» (صحیح البخاری، المواقیف، باب من ادرك من الصلاة ركعة، ح: ۵۸۰ و صحیح مسلم، المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة، ح: ۶۰۶)



”جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کو پایا۔“

اس بنیاد پر آپ اپنی نماز کو توڑ دیں گے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْكُتُوبُ» (صحیح مسلم، صلاة المسافرین، باب کراہتہ الشروع فی نافلہ بعد شروع المودن... ج: ۱۰)

”جب فرض نماز کے لیے اقامت کہ دی جائے تو پھر فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔“

وباللہ التوفیق

(1) جب یہ تسلیم ہے کہ فرض نماز کا ایک جز، نفل کے ایک جز سے بہتر ہے، تو پھر یہ کہنا کیونکر صحیح ہوگا کہ ایک رکعت مکمل پڑھ لینے کی صورت میں اپنی نفل نماز اقامت کے بعد بھی پوری کرے؟ بلکہ اس اصول کا تقاضا تو یہ ہے کہ اقامت ہو جانے کے بعد فرض نماز ہی کو سب سے زیادہ اہمیت دی جائے اور اگر نفل نماز پوری کرنے کی صورت میں جماعت کی ایک رکعت بھی فوت ہونے کا اندیشہ ہو، تو اس کے لیے نفل نماز کا جاری رکھنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ اس کو توڑ کر جماعت میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔ البتہ آخری تشہد یا سجدے میں اقامت ہو جائے، تو پھر جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا، اس لیے اس صورت میں زیادہ سے زیادہ اس کے لیے نفل نماز پوری کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عمقاند کے مسائل: صفحہ 310

محدث فتویٰ